زندہ مچھلی کے ٹکڑے کردیے، تو اس کا کھانا کیسا؟

تاریخ:11-12-2018

ریفرنس نمبر:PIN5945

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے بیچنے کے لیے ایک بڑے سے ٹب میں بہت سی مچھلیاں رکھی ہوتی ہیں، کوئی بھی گاہک آتا ہے، تو ان کے سامنے زندہ مچھلی پکڑ کر تول کر قیمت طے کر کے اس کے پیس (ٹکڑے) بنانا شروع کر دیتا ہے، جبکہ مچھلی ابھی زندہ ہوتی ہے، تو کیا اس طرح کرنے سے مچھلی حلال رہتی ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مچھلی ایسا جانور ہے، جسے ذبح کرنے کی حاجت نہیں، لہذا اگر زندہ مچھلی سے کوئی حصہ جدا کر لیا یا اس کے ٹکڑے کر دیئے، تو اسے کھانا حلال ہے، البتہ مچھلی والے کو چاہیے کہ اسے عمومی طریقے سے ذبح کر کے پیس بنائے کہ ہمیں ذبح میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور زندہ مچھلی کے کسی بھی حصے سے ٹکڑے کر دینا اچھے طریقے سے ذبح کرنے میں نہیں آتا۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”احلت لنا میتتان و دمان، فاما المیتتان فالحوت والجراد واما الدمان فالکبد والطحال“ ترجمہ: ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال کیے گئے ہیں، دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، الکبد والطحال، صفحہ 238، مطبوعہ کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”مچھلی اور ٹیری میں خون ہوتا ہی نہیں کہ اس کے اخراج کی حاجت ہو۔ غیر

دموی جانوروں میں ہمارے یہاں صرف یہی دو حلال ہیں، لہذا صرف یہی بے ذبح کھائے جاتے ہیں۔"

(فتاوی رضویه، جلد20، صفحه 335، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

ہدایہ شریف میں ہے:"اذا قطع بعضها، فمات يحل اكل ما ابين وما بقي، لان موته بآفة وما ابين من الحي وان كان ميتاً، فميتته حلال" ترجمہ: (زندہ) **مچھلی** کا **بعض** حصہ کاٹا، پھر مر گئی، تو جو حصہ جدا کیا وہ اور بقیہ مچھلی کھانا حلال ہے، کیونکہ مچھلی کی موت آفت کی وجہ سے ہوئی اور جو زندہ مچھلی سے حصہ جدا کیا گیا، اگرچہ مردار ہے، لیکن مچھلی کا مردار بھی حلال ہے۔

(هدایه، کتاب الذبائح، جلد4، صفحه 443، مطبوعه لاهور)

بہار شریعت میں ہے:" زندہ مچھلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا، یہ حلال ہے اور اس کاٹنے سے اگر مچھلی پانی میں مر گئی، تو وہ بھی حلال ہے۔" **(بهارشریعت، حصه 15، صفحه 326، مکتبة المدینه، کراچی)**

و اللہ اعلم عزوجل **و رسوله اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

03 ربیع الثانی 1440ھ 11 دسمبر 2018ء

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے